رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہیں کبھی اک نورانی چہرے کے پردے نہیں ہوں

یہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہر بدھ و ہفتہ کو شائع ہوتا ہے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے
ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت فی پرچہ ۱/

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔
الہام مسیح موعود

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ۶۵)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۲ | ۱۵ - جون ۱۹۱۵ء | بروز سہ شنبہ | مطابق ۳ رجب ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۵۲

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ کی طبیعت بدستور ہے تبلیغ حق کے متعلق حضور کو خاص جوش ہے مبلغین کے حالات کیجانب غیر معمولی توجہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر صحت۔ علم و فضل اور اخلاص فی الدین میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین +

۲۔ خطبہ جمعہ اس دفعہ حضور کی ناسازی طبع کے باعث جناب مولنا قاضی امیر حسین صاحب بھیروی مہاجر دارالامان نے پڑھا جو اپنے موقع پر درج ہوگا +

۳۔ مبلغین کالج میں تعلیم کا کام ماشاء اللہ سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ جماعت مبلغین کی مشقی تقریریں بھی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے زیر نگرانی ہوتی رہتی ہیں۔ شنبہ کی شام کو کئی طلبا نے خلافت کی تائید میں بہت سے دلائل عقلی و نقلی بڑے عمدہ اور دلنشین بیان کئے +

۴۔ تبلیغی کارروائی کی رپورٹیں لنڈن۔ دکن۔ بنگال۔ صوبہ متحدہ

اخبار احمدیہ

حیدر آباد سے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ شیعہ ایرانی پیرو فقیر سے تین گھنٹے تک بحث ہوئی۔ مگر مسلمات کے طے کرتے میں بہت سا وقت گذر گیا۔ آخر میں خلافت حقہ پر کچھ گفتگو ہوئی پھر سلسلہ بحث کو دوسرے وقت پر ملتوی کیا گیا۔ جسکی اطلاع اپنے وقت پر شائع ہوگی۔ انشاء اللہ +

کانپور شہر میں حاجی عبدالمعین صاحب کی تبلیغ سے چار شخص داخل سلسلہ حقہ ہوئے اور بذریعہ خط کے بیعت کی۔ اسمواء فہرست اپنے موقعہ پر درج ہوگی +

ہمیرپور میں ماسٹر عبدالرحیم صاحب کے بتقریب دورہ تبلیغ پہنچنے پر احمدی جلسہ ہوا۔ گو بعض مخالفین کی متعصبانہ سرد مہری کے سبب جلسہ میں خاص رونق نہ ہو سکی لیکن الحمدللہ نتیجہ بہت مبارک ہوا کہ ایک معزز شخص احمدی بنگئے۔ اللّٰہم زد فزد ان کا نام بشیر الدین صاحب قانونگوئے حلقہ سمیرپور ضلع ہمیرپور ہے خدا تعالےٰ استقامت عطا فرمائے +

سرینگر سے راجہ عبدالرحمن خان صاحب لکھتے ہیں کہ چار سال سے ایک مقدمہ جاگیر کے سبب سخت پریشان ہوں۔ احباب ان کے حق میں دعائے خیر کریں +

نشان ہی صاحب ایک عبرت انگیز واقعہ کی تفصیل لکھتے ہیں جو چار سال ظہور میں آیا مگر وہ اپنی پریشانی میں قبل ازیں شائع نہ کرا سکے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کی تھی بعد میں بڑے زور سے کہا کہ اگر تمہارا امام سچا ہے تو خدا مجھے ہلاک کر دے اسپر دو ہفتے گزرے ہونگے کہ وہ دشمن حق وبائے ہیضہ کا شکار ہو گیا +

سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں غلام احمد خان صاحب مختار عدالت کی اہلیہ مرض مہلک میں مبتلا ہیں احباب انکی صحت کے لئے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

دردِ دل سے دُعا کریں +

لاہور سے قاضی عبد اللہ صاحب اور میاں محمد شریف صاحب وکیل لکھتے ہیں کہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب احمدی ڈاکٹری کے امتحان ایم بی بی ایس میں بفضلہ ۴۷۵ نمبروں سے کامیاب ہوگئے - ایک اور احمدی نور احمد صاحب بھی پاس ہوئے - فالحمد مبارک ہو +

رامپور سے برادر عبد اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ گو بندہ کے والدین غیر احمدی ہیں مگر خیالات ہم سے ملتے جلتے ہیں صرف ماننا باقی ہے انکے حق میں دُعا کی جائے - برادر موصوف کو معلوم ہو کہ صرف خیالات میں کسی قدر موافقت کیا فائدہ دے سکتی اور موجب نجات ہو سکتی ہے جب تک امامِ وقت کے تمام دعاوی پر ایمان نہ لایا جائے - انکے لئے بہترین دُعا یہی ہو سکتی ہے کہ اللہ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے - خود بھی سچی تڑپ سے ان کے لئے دُعائیں مانگتے رہیں - اللہ مقلب القلوب ہے +

سرسا ضلع الہ آباد کے برادر سراج الدین صاحب کے رسالہ مسیح موعودؑ کی بوجہ مختصر و مدلل ہونے کے ہر جگہ قدر اور مانگ ہو رہی ہے - واقعی ایسے مفید ٹریکٹوں کی بڑی ضرورت ہے اور کثرت سے شائع ہونے چاہئیں +

بنگاڑی (مالابار) سے ایک دوست خبر دیتے ہیں کہ ہیں کئی روز سے سخت بیمار تھا - حضرت فضل عمرؓ کی برکت (دُعا) سے اللہ تعالیٰ نے کامل شفا بخشی - فالحمد للہ +

فیروز پور شہر سے برادر علی محمدؓ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں چند اشخاص خود بخود سلسلہ حقہ کیطرف متوجہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معرفتِ امام کی توفیق عطا فرمائے +

خطوط مبارک باد بتقریب عقد نکاح حضرت صاحبزادی صاحبہ سلمہا اللہ مختلف مقامات سے بکثرت موصول ہوئے ہیں جنسے خاندانِ نبوت کے ساتھ جماعت کے اعلیٰ اخلاص کا پتہ لگتا ہے - اللہم زد فزد +

گوجرہ (لائلپور) سے ایک دوست نے دریافت کیا کہ اہلکاران جو روپیہ لوگوں سے بطور بالائی آمدنی لے لیتے ہیں اگر وہ اسمیں سے از خود کچھ حصہ دیں تو اسکو لے لیا جائے اور آیا وہ کسی کار خیر میں خرچ کرنا جائز ہوگا؟ حضرت خلیفہ ثانی نے ان کو جواب لکھا کہ وہ روپیہ حرام ہے - مسکین فنڈ میں بھی داخل نہیں ہو سکتا جو رقم آپکی ہو وہ کسی محتاج کو دیدیں اور آئندہ ہرگز نہ لیں +

خبریں

جنگ

فرینچ فوج کی جارحانہ کارروائی بدستور ترقی پر ہے پیدل سپاہ کا جوش اعلےٰ درجہ کا ہے - پاس سے لڑنے میں جرمن انکا مقابلہ نہیں کر سکتے +

مغربی محاربہ بحری میں جرمنی نے جو نئی شرط آبدوز کشتیوں کے حملہ کے متعلق پیش کی ہے اگر اسپر معاہدہ ہوگیا تو جرمنی مجاز نہ ہوگا کہ کسی امریکن تجارتی جہاز پر حملہ کر سکے خواہ وہ بار برداری کا ہو یا اسپر مسافر سوار ہوں شرط یہ ہے کہ امریکہ آتشگیر مادوں کا لانا بالکل بند کر دے +

جرمن شرارت کی ایک تازہ مثال یہ سُننے میں آئی ہے کہ اس کے افسروں نے امریکہ کی جعلی مُہر لگا کر بعض پروانجات راہداری جاری کر دیئے تھے اب اسکی تحقیقات ہو رہی ہے اگر الزام ثابت ہوگیا تو خدشہ ہے کہ امریکہ و جرمنی کے مابین مشکلات بڑھ جائیں +

جبراً فوجی تعلیم کے متعلق دار العوام میں سوال ہوا کہ کیا واقعی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو تندرست نوجوان کسی اور سرکاری کام پر مامور نہیں ہیں انکے واسطے جنگی تربیت لازمی قرار دیجائے؟ مسٹر ایسکوئتھ نے جواب دیا کہ نہیں +

لنڈن سے ۹- جون کی تار خبر ہے کہ ایک روسی آبدوز نے دس جنگی جہازوں پر حملہ کیا - کئی تارپیڈو پھینکے - غنیم کی سپاہ اس سرگرمی کو دیکھ کر اور سرنگوں سے نقصان اٹھا کر جانب جنوب مغرب چلی گئی - ایک جرمن سٹیمر سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اور ایک کروزر کو ضرر عظیم پہنچا +

۸- جون کا پیام برقی (لنڈن سے) مظہر ہے کہ لوریٹ کے ٹیلے پر پیدل فوج کی سخت لڑائی ہوئی - فرنچ سپاہ نے شبخون مارا - جرمنوں نے اس کے جواب میں تین زبردست حملے کئے مگر فرانسیسیوں نے اپنے مورچے کو برقرار رکھا - لیبرنتھ میں ادھر کی جمعیت نے چند اور گھروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے - ایک مقام پر غنیم اپنے ہاتھ سے نکلی ہوئی زمین کے واسطے کوشش کرتا ہے - چار بار پسپا کیا +

روسی سرکاری اعلان سے پایا جاتا ہے کہ جرمن شاہی محاذ پر ایک جنگ عظیم کی تیاریاں کر رہے ہیں - فوج کو از سرِ نو ترتیب دیا ہے - ایک موضع پر بار بار دھاوا بولتے رہے - روسیوں نے اس گاؤں کو چھوڑ دیا - اور دوسری جگہ جمع ہوگئے ہیں +

متفرق

کولمبو (لنکا) میں بدھ مذہب والوں کے جلوس پر فساد ہوا - کچھ آدمی مارے گئے - بہت سے زخمی ہوئے - ۲ جون کو دیسیوں کے مکانات کی تلاشی لی گئی - دوکانیں بوجہ بے چینی بند ہیں - سامان خوراک نہایت گراں ہوگیا ہے اور عموماً کمیاب - کئی بلوائی سزا پا چکے ہیں - ۱۹۸۵ ابتک گرفتار ہیں - مارشل لا جاری ہوگیا ہے اور اب حالت رو باصلاح ہے +

پنجابی لوگوں نے کولمبو کے بلوہ میں قابل قدر خدمات انجام دیں - اور امید کی جاتی ہے کہ موجودہ بے چینی جلدی ہی رفع دفع ہو جائے گی +

زنانہ مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا معائنہ کر کے چیف انسپکٹرس صاحبہ نے اسکی بڑی تعریف لکھی ہے +

فصل پنجاب کی پیداوار امسال اگلے برس سے ۲۱ فیصدی زیادہ رہی اور ۵ سالہ گذشتہ کی اوسط سے ۴ فیصدی زیادہ +

ڈاکٹر ستیش چندر بنرجی یو پی میں ایک نامور اور قابل لیڈر تھے - ان دنوں انتقال کر گئے کہا جاتا ہے کہ متوفی بڑے نیکدل اور مخیر شخص تھے +

آریہ مسافر کا شہید نمبر جسمیں آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کیگئی تھی بحکم گورنمنٹ پنجاب ضبط کر لیا گیا - عبرت! +

لاہور میں پنجشنبہ کی شام کو زور کی آندھی آئی اور بڑے بڑے اولے پڑے - "لوط کی زمین کے واقعہ کو تم بچشم خود دیکھ لوگے" مسیح موعودؑ نے برسوں پہلے ان حوادث کی خبر دیدی ہے کاش دُنیا کی آنکھیں کھلیں +

خریداران الفضل مطلع رہیں کہ جنکی قیمتیں ختم ہو چکی یا ہونے کو ہیں آکی خدمت میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں جن صاحب کو لینے میں کسی وجہ سے عذر و تامل ہو وہ پہلے سے اطلاع دیدیں - ادائیگی رقوم میں چند روزہ مہلت دی پی ڈاکخانہ میں ہفتہ عشرہ تک امانت رکھا کر ہی مل سکتی - بے وجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵۔ جون ۱۹۱۵ء

انسانی تباہی کے نئے نئے سامان
یورپ میں ایک قسم کی وبا
شیطان سے آخری جنگ

سرزمین یورپ میں جو بے نظیر خونریزی ہو رہی ہے اور جسطرح پادشاہت پر پادشاہت چڑھ رہی ہے جسطرح خون کی نالیاں چل رہی ہیں اس کا بھیانک اور مہیب منظر سنگدل سے سنگدل انسان کے قلب پر رعب طاری کرتا اور سخت سے سخت دل کو ہلا دیتا ہے لیکن متخاصمین حرب خصوصاً جرمن قوم کچھ ایسی سخت دل اور خونخوار واقع ہوئی ہے کہ اس کو آئے دن بنی آدم کی جان لینے کے نئے نئے طریقے سوجھتے رہتے ہیں چنانچہ ایک تازہ خبر ہے کہ جرمنوں نے ایک ہوائی تارپیڈو بنایا ہے جسے دُور سے قلعوں پر پھینکتے ہیں اور اس میں قریباً ۱۵ پونڈ آتشگیر مادہ ہوتا ہے یہ تارپیڈو طیارہ کی طرح اُڑ کر آتا ہے اور اگرچہ ابھی تک اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا لیکن قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ بہت مہلک ثابت ہوگا۔ اس تارپیڈو کے علاوہ یہ لوگ اب زہریلی گیسوں کا استعمال بھی نئے نئے طریقوں سے کرنے لگے ہیں پہلی تو نالیوں کے ذریعہ سے گیس کو خارج کرتے تھے مگر اب ایک جدید طریق سے اس وبا کو پھیلاتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ کوڑا کرکٹ اور ردی اشیا جمع کر کے چمڑے کی نالی سے اس پر ایک مادہ چھڑکتے ہیں پھر اُسے آگ دے دیتے ہیں۔ اس سے ایک زہریلا دھواں پیدا ہوتا ہے جسکے اثر سے نہ صرف 'بشر' متاثر ہوتے ہیں بلکہ 'کبوتر اور ہزار بھی اپنے نغموں کو بھول جاتے اور ع

ہوش اُڑ جائینگے انسان کے پرندوں کے حواس

کا سماں نظر آتا ہے۔

اس کا لنڈن کے ایک برقی پیام مورخہ ۷ جون میں اس طرح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ "پٹرو گراڈ سے موصول شدہ اطلاعیں مظہر ہیں کہ " روکا (پولینڈ) کے علاقہ میں جرمنوں نے پہلی مرتبہ زہریلی گیس کا استعمال کیا اس سے ایک بہت بڑے رقبہ ملک پر تباہ کن اثر ہوا بمشکل تمام کوئی حیوان یا پرندہ جانبر ہوا ہوگا۔ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہوئی۔ روسی باربرداری کے گھوڑے پریشانی سے اِدھر اُدھر بھاگے اور مر گئے۔ ایک محفوظ روسی رجمنٹ مُنہ ڈھانپ کر آپہنچی اور حالت کو سنبھال لیا۔ جرمن میدان خالی سمجھ کر آگے بڑھے مگر خوفناک آتشبازی ہوتی دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے" اب اس بھیانک سین اور نظارۂ تباہی و بربادی کو دیکھ کر کون ہے جو یہ نہ کہے کہ جنگ یورپ تو ایک خطرناک زلزلہ تھا ہی مگر یہ نئے نئے آلاتِ تباہی اور انکے نت نئے اثرات بھی ضرور

"ایک قسم کی وبا"

ہیں جس کا ظہور سرزمین یورپ میں مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے اور خدا جانے ابھی اور کن کن رنگوں میں ہوگا۔

آہ! تہذیب و تمدن کا مدعی یورپ آج اپنی شامتِ اعمال سے کس بلا میں گرفتار ہے خاص کر جو ملک ترقیاتِ علوم و فنون کے لحاظ سے شہرۂ آفاق تھا آج وہ کس طرح شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے اور اس کے سر پر خونریزی کا بھوت سوار ہے وہ برادرکشی کے قبیح فعل سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہا ہے اور انکے خون میں ہاتھ لال کیئے اس نے تہذیب و انسانیت کے تمام آئین و مراعات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے جرمنوں کی ان آدمیت سے گری ہوئی حرکات پر ٹائمز لکھتا ہے "اگر یہ جنگ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے تو پھر ہمیں اس کو لوح یادداشت سے کسی وقت بھی محو نہ کرنا چاہیئے۔ اُف! بیسویں صدی نے شیطان کی غیر مرئی طاقتوں کو بشکل مجسم مشاہدہ کر لیا ہے"

پھر انہی خلاف انسانیت حرکات خصوصاً گیس کے استعمال کی نسبت سول ملٹری گزٹ کا ولایتی نامہ نگار لکھتا ہے۔ "اور زہریلی گیسوں کا استعمال ہمیں یہ خیال کرنیکی طرف مائل کرتا ہے کہ ہمارے دشمن کے ساتھ وہ شیطانی اثرات ہیں جو برن ہارڈی اور اس کے رفقاء کی مجنونہ حرکات سے بھی قوی تر شیطنت سے مملو ہیں"

اب ایک طرف تو جرمن حرکات پر اُسے 'دجال' اور 'شیطان' کا خطاب دیا جاتا ہے جو ہمارے نزدیک بجا ہے دوسری طرف جرمن اپنے ان افعال پر خوش ہیں وہ زہریلی گیسوں کو آسمان کا عطا کردہ حربہ سمجھتے اور

خدا کی عنایت

کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ دُنیا کی اس حالت سے اور مادہ پرست لوگوں کے مذہبی اصطلاحات استعمال کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے اور ع

وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بُردبار

کہنے والے مقدس انسان کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں اُنکے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔

جس طرح مسیحی ممالک اب بظاہر 'دجال' اور 'شیطان کی آخری جنگ' وغیرہ الفاظ شرعی کا استعمال کرنے لگے ہیں اسی طرح انشاء اللہ عنقریب انھیں سچ مچ بھی یہ معلوم ہو جائیگا کہ حقیقتاً شیطان سے کس طرح آخری جنگ ہوئی۔ دجال نے کس طرح مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے شکست کھائی۔ شیطان کا سر کیونکر کچلا گیا اور کس طرح خدا کا وہ مسیح بالآخر کامیاب ہوا۔ جیسا کہ فرمایا ہے :-

"خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے بھی اسے شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے"

دوستو! غور کرو کہ دشمنانِ اسلام نے کیسے کیسے حربے اس کے مٹانے اور اس کا اصل نورانی چہرہ دُنیا سے چھپانے کیلئے استعمال کئے لیکن خدا کے مسیحؑ نے کس پامردی و جرأت سے ان سب کا سینہ سپر ہو کے مقابلہ کیا اور الحمد للہ کہ وہی فتحیاب ہوا اور بامراد گیا۔ مبارک وہ جو شیطان کے فاتح کا سپاہی بنے اور ان نشانات سے فائدہ اُٹھائے جو ہزاروں کی تعداد میں [illegible]

فسبحان الذی اخزی الاعادی

لاکھ لاکھ شکر ہے

اس خدائے قدوس کا جو حق کو غلبہ دینے اور باطل کو نیچا دکھاتے ہیں بڑا غیور ہے جو اپنے راستباز برگزیدوں اور سچے پرستاروں کو آخرت کے وعدوں پر ہی نہیں ٹالتا بلکہ اس (دنیوی) زندگی میں بھی انکی تائید و نصرت فرماتا اور انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ ہاں بے شمار شکر ہے اس مولیٰ کریم کا جس نے اپنے مسیح کے اس سلسلہ حقہ کی سخت سے سخت آزمائشوں اور مشکلات کے موقعوں پر دستگیری کی اور اُسے تباہی و فضیحت سے محفوظ رکھا۔ جماعت احمدیہ پر اس کے احسانات بے حد و لاتعد ہیں مگر یہاں ہم صرف ایک تازہ واقعہ پر اپنے برادران دینی کو توجہ دلاتے ہیں تاکہ وہ اس کے احساس اور خدا کی سپاس گزاری سے "لئن شکرتم لازیدنکم" کے مصداق اور بھی زیادہ انعام الٰہی کے مستحق بنیں۔ معزز ناظرین! وہی مدرسہ **تعلیم الاسلام** جسکی نسبت ایک منکر خلافت نے دارالامان سے قطع تعلق کرتے وقت یہ فال بد زبان سے نکالی تھی کہ اب یہاں بھی مشنریوں کا عمل دخل دیکھ لینا۔ اور جس کا نتیجہ امتحان **انٹرنس** اُسی شخص کے عہد میں نہایت افسوسناک رہا تھا یعنی ۱۶ امیدواروں میں سے فقط ۷ پاس ہوئے تھے **اس دفعہ** ماشاء اللہ اپنے نتیجہ امتحان میں بہت ہی بڑھ چڑھ کر اور قابل تعریف نکلا یعنی زیر تجویز طلباء کا نتیجہ بھی آگیا اور ہمارے کل **۲۵** میں سے **۲۱** طلباء پاس ہوئے جسکی نظیر شاذ و نادر ہی اور سکولوں میں ملیگی۔ اس روشن کامیابی پر ہم اپنے مولیٰ کریم کے شکر گزار ہیں اور جماعت کو بالعموم اور مدرسہ موصوفہ کے موجودہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو بالخصوص تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ ہر جگہ کے احباب سجدات شکر بجالائیں اور ترقیات سلسلہ کی دعائیں مانگیں ✣

مرکزی اور مقامی ضروریات

بعض جگھوں کے حالات سے

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے احباب سلسلہ کی مرکزی اور مقامی ضروریات کو انکی اپنی اپنی جگہ پر واجبی وقعت و اہمیت نہیں دیتے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مختلف شہروں قصبوں اور دیہات کی انجمنیں بمنزلہ جوارح کے ہیں اور انکی مجموعی ہیئت جماعت مہدی آخرالزمان کا جسم ہے۔ اور سلسلہ کے مرکزی کاروبار اسمیں اعضائے رئیسہ کا درجہ رکھتے ہیں پس اگر مقامی ضروریات کو نظر انداز کرنا ایک غلطی ہے تو دارالامان کی ضروریات کا کما حقہ فکر نہ رکھنا اس سے بھی زیادہ خطرناک غلطی ہے ہمارے بھائیوں کو چندہ کے معاملہ میں ایسی باتوں کا ہمیشہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اول تو ہر قسم کے چندے ایک باقاعدگی اور نظام کے ماتحت وصول ہوں اور بھیجے جائیں دوسرے کسی فنڈ کا چندہ معطی کی نیت کے خلاف دیگر مدات میں خلط ملط نہ ہونے پائے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنے امام اولوالعزم (ایدہ اللہ بنصرہ) کی رضامندی و اجازت کے بدون۔ یا سلسلہ کے اصولوں کے برخلاف کوئی کارروائی یا تصرف روا نہ رکھا جائے۔ اگر عملی امور میں یکرنگی ہم آہنگی اور شیوہ اطاعت عیاں نہو تو ادعائے مسلمانی و توحید پرستی بے اصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریاں دور کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ✣

سوچو تم کون ہو اور تم کو کیسا ہونا چاہیئے

خدا کے فضل سے آج اسی ایک جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ باوجود لاکھوں کی تعداد میں ہونے کے ایک متفق علیہ امام مفترض الطاعت کے تابع ہے وہ کتاب و سنت پر کاربند ہوتے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اپنی عملی بیداری کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ اس کے بنیادی اصول افراط تفریط سے پاک اور شریعت حقہ کے بالکل مطابق ہیں دیگر اقوام یا نام نہاد اہل اسلام کے ہاں اگر دین کا صرف قشر ہے تو یہاں بفضلہ تعالیٰ سراسر مغز۔ انکی زبانوں پر یا اوراق کتب میں نرے قصے فسانے ہیں۔ تو یہاں زندہ خدا کے تازہ بتازہ نشانات موجود۔ انکی عقیدت و ارادت کا سارا انحصار صرف سماعی باتوں بے دلیل مسلمات و مزعومات اور رسمی و آبائی ایمان پر ہے تو یہاں رشتہ عبد و معبود کو واضح و مستحکم کرنیوالے اسباب بصیرت نت نئے دیکھنے میں آسکتے ہیں۔ غرض اسی قبیل کی بہت سی باتیں ہیں جنکی پوری تفصیل موجب طوالت ہوگی۔ لیکن یاد رکھو کہ ان تمام انعامات کے وارث ہو کر بھی اگر خدانخواستہ تمہارا انتظام قومی کمزور ہو یا تمہاری روحانیت میں کوئی سقم پایا جائے یا تمہارے حالات و خیالات میں حقیقی نور اسلام کے منافی کسی طرح کی بے اعتدالی و تاریکی باقی رہجائے یا تم بمقابلہ دوسرے فرقوں اور قوموں کے اپنی روزانہ زندگی میں ایک روشن امتیاز و فرقان پیدا کرکے نہ دکھلاؤ تو تم خدا کی نصرتوں کے وارث کیسے ہو سکتے ہو اور اس نازک وقت میں جبکہ اسلام کو تمہارے وجود پر کیا فخر ہو سکتا ہے خدارا اپنی قدر جانو۔ اپنے فرائض کو سمجھو اور ایک خارق عادت تبدیلی کرو۔ جو نصرت الٰہی کی جاذب ہو ✣

کچھ دعا کے متعلق

بارگاہ خلافت میں روزمرہ احباب کے

بہت سے خطوط مختلف اغراض کیلئے دعا کرانے کو آتے ہیں اور انکے حق میں دعائیں برابر ہوتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ وابستگان دامن خلافت کے اخلاص میں ترقی عطا فرمائے اور جماعت کے نظام وحدت کو جو اس اولوالعزم امام (رض) کے بابرکت وجود سے قائم ہے روز بروز زیادہ استحکام دے۔ ہم اپنے اُن مخلص برادران دینی کو جہاں اس خوش نصیبی و سعادت پر مبارکباد دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے انہیں ایسا امام ملا ہے جسکی نظیر آج دنیا کے کسی مذہبی گروہ میں یقیناً نہیں ملسکتی جو لاکھوں انسانوں کا بار افکار محض بہ تعلق سلسلہ حقہ اپنے دوش پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور انکے لئے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے درد دل سے دعائیں کرنے میں نہیں تھکتا۔ اللہ تعالیٰ اسکی صحت و ہمت میں برکت دے۔ اسکے ساتھ ہی ہم یہ بھی اپنا ایک ضروری فرض سمجھتے ہیں کہ ایسے امور میں انہیں دین حق کے اصول و تعلیمات بھی یاد دلاتے رہیں۔ چنانچہ تحریک دعا کرنیوالے احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے مقاصد کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھنے کے علاوہ خود بھی ضرور سچی تڑپ سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا دکھ درد عرض کیا کریں۔ قرآن کریم میں استجابت دعا کے واسطے اضطرار کی شرط لازمی رکھی گئی ہے نیز جائز تدابیر ظاہری میں بھی سستی و غفلت نہ کریں۔ مادی اسباب پر تکیہ کرنا لاریب شرک ہے مگر دنیا عالم اسباب ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی ان اسباب کو پیدا کیا ہے۔ پس رعایت اسباب کو نظر انداز کرنا ایک طرح اپنے مولیٰ کی آزمائش کرنا ہے اور سوء ادب جس سے مومن کو بچنا چاہیئے پھر دعاؤں کے ساتھ اپنے میں پاک تبدیلی کرنے اور صدقات و خیرات کی بھی ضرورت ہے اسکے علاوہ نیک کاموں اور اپنے دینی فرائض کو کسی دعا کی قبولیت پر مشروط رکھنا بھی شان عبودیت سے بعید ہے۔ دعا مانگنا بندہ کا کام ہے قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ

الاسلام

اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں!

دسویں خصوصیت

دنیا میں ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن لیکن چونکہ باطنی پہلو ہمارے ادراک سے باہر ہوتا ہے۔ اسلئے ہم اسپر کوئی فتوے نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہماری رائے کا دارومدار سب ظاہری پہلو پر ہوتا ہے اور بھلی یا بری جو رائے بھی ہم کسی کے متعلق قائم کرتے ہیں وہ سب ظاہری پہلو کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اور اسی پر تمام تعریفوں اور مذمتوں کا انحصار ہے۔ ایک شخص کو ہم وضو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں بہت اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر برابر بلا ناغہ پنجوقتہ نماز کے لئے مسجد میں جاتا اور فرائض و سنن کما حقہ ادا کرتا ہے جب ہم یہ تمام باتیں اس سے مشاہدہ کریں گے تو ہم بھی فتوے دینگے کہ فلاں شخص بڑا نمازی بڑا پابند شریعت۔ بڑا عابد ہے۔ کوئی نقص اس کی نماز میں نہیں۔ اور ہم اس کی بزرگی کے قائل ہوں گے۔ حالانکہ ایک شبہ کرنے والا شبہ کر سکتا ہے کہ یہ اس کی نماز کا ظاہری پہلو ہے۔ باطنی پہلو یعنی خشوع اور خضوع اور خالص خدا کے لئے پڑھنا یہ ہماری نگاہ سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے ہم کس طرح اس بندگی کا فتویٰ دے سکتے ہیں مگر تاہم ہر شخص جب تک کوئی ظاہری خرابی اس میں نہ پائے گا۔ تب تک اسے عزت ہی کی نگاہ سے دیکھیگا اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی خوبی یا خرابی معلوم کرنے کے لئے ظاہری پہلو کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اور ہماری تمام رائیں ظاہری حسن و قبح پر ہی ہوا کرتی ہیں۔ اور کسی کا نیک و بد معلوم کرنے کے لئے یہ ایک معیار ہے۔ اسی معیار سے ہم مذاہب کی تفتیش بھی بڑی عمدگی سے کر سکتے ہیں اور سچے اور جھوٹے مذہب میں بھی اس سے تمیز ہو سکتی ہے وہ اس طرح پر کہ مذاہب میں بعض خوبیاں باطنی ہوتی ہیں بعض ظاہری بعض دنیوی ہوتی ہیں بعض اخروی باطنی خوبیاں تب معلوم ہوتی ہیں جبکہ کوئی شخص اس مذہب میں داخل ہو اور اس کے احکام پر چل کر ان باطنی خوبیوں اور فوائد سے متمتع ہو۔ اور اخروی خوبیاں تب منکشف ہونگی جب اس دار فانی سے منتقل ہو کر ہم دار آخرت میں پہنچیں گے ؛

ان دو نو قسم کی خوبیوں کا دعویدار ہر مذہب ہے اور ہر مذہب کے پیرو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ اور ہماری تعلیم پر عمل کرو تو بہت سے فوائد حاصل ہونگے اور بہت سی روحانی ترقیات تمہیں نصیب ہونگی۔ اور دار آخرت میں تم نجات یافتہ ہوگے اور نعماء جنت سے متمتع ہوگے مگر ہم ان کو کہیں گے کہ ہمارے مذہب کا یہ باطنی پہلو ہے اور اثبات کا ہر شخص مطالبہ کر سکتا ہے۔ ہمیں تم وہ خوبیاں دکھاؤ جو باطنی نہ ہوں اور تمہارے مذہب میں داخل ہونے سے ہی معلوم نہ ہو سکتی ہوں بلکہ ظاہری ہوں جنھیں ہر شخص دیکھ سکے۔ اور اخروی نہ ہوں کہ قیامت میں ہی معلوم ہوں بلکہ دنیوی ہوں یعنے اسی دنیا میں ہم ان کا مشاہدہ کر سکیں۔ سو جب ہم اہل مذاہب کے سامنے یہ معیار پیش کرتے ہیں تو اسلام کے سوا کوئی مذہب بھی اس معیار پر پرکھا جاکر سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور سوائے اسی ایک مذہب کے کوئی سا مذہب اپنے اندر ایسی ظاہری اور دنیوی خوبیاں نہیں رکھتا۔ جن کی وجہ سے ہم اسے منجانب اللہ کہنے پر مجبور ہوں ہمارے سامنے اس وقت آریہ مذہب۔ عیسویت اور اسلام یہ تین بڑے مذاہب اس ملک میں پائے جاتے ہیں پہلے آریہ مذہب کو لو انکی مذہبی کتاب وید ہے اس نے اپنے متبعین سے بہت وعدے کئے۔ اور بشارت دی کہ میرا اتباع کرو تو تم روحانی ترقی کرو گے۔ خدا کے مقبول ہو جاؤ گے اس کے منظور نظر بن جاؤ گے۔ اور دوسرے جنم میں تمہیں سکھ حاصل ہوں گے۔ مگر وید کے یہ سب وعدے اور یہ تمام بشارتیں اپنے اندر صرف باطنی اور اُخروی رنگ رکھتی ہیں۔ ہم کس طرح یقین کریں کہ واقعہ میں یہ انعامات ہمیں حاصل بھی ہونے والے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ وید اپنے متبعین کے لئے دنیوی کامیابی اور ظاہری ترقی کی بشارت بھی دے اور پھر وہ پوری بھی ہو۔ تو ہم کو اطمینان حاصل ہو کہ اس کی ایک بات پوری ہوئی تو امید ہے کہ دوسری بات بھی ضرور پوری ہوگی۔ لیکن جہاں تک تاریخ پتہ دیتی ہے۔ کوئی ایک نمونہ بھی اس بات کا نہیں ملتا کہ وید کے متبعین نے وید کی تعلیم پر عمل کرکے علاوہ روحانی ترقیوں کے ظاہری ترقی کبھی کی ہو۔ اور باطنی بشارتوں کے علاوہ کبھی اس کی ظاہری بشارتیں بھی ظہور پذیر ہوئی ہوں۔ اور اخروی وعدوں سے قطع نظر کبھی دنیوی وعدے اپنے وقت پر پورے ہوئے ہوں اور وید کی تعلیم پر عمل کرکے کوئی قوم پستی سے عروج کی طرف اور ذلت سے عزت کی طرف ترقی کر گئی ہو یا وید نے کسی قوم کی بگڑی ہوئی حالت سنواری ہو۔ اور بد اخلاقیوں کو اعلیٰ اخلاق کی شکل میں تبدیل کر دیا ہو۔ اور کسی قوم کے جمود کو دور کرکے زندگی کی حرکت ان میں پیدا کی ہو کوئی ایک نمونہ اور کوئی ایک مثال بھی آریہ صاحبان یقینی طور پر پیش نہیں کر سکتے۔ وید کے ماننے والوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ بے شک وید نے اگلے جنم کے متعلق تم کو بہت بشارتیں دیں۔ مگر تم کس طرح یقین کر سکتے ہو کہ وہ ضرور پوری ہوں گی۔ جب تک تم اس کی بشارتوں کو دنیا میں پورا ہوتے نہیں دیکھتے۔ اور وید نے روحانی ترقیوں کا ہزار بار وعدہ کیا۔ مگر تمہیں اس کے وقوع پذیر ہونے پر کسطرح اطمینان ہو جب تک تم اس کی ظاہری ترقی کا کوئی نمونہ مشاہدہ نہیں کرتے۔ اس نے کس قوم کے اخلاق سنوارے ؟ کس قوم کی بدیاں دور کیں ؟ کس قوم کی پستی کو عروج سے تبدیل کیا؟ جب نہ اس کے اخروی وعدوں کا نمونہ دنیوی وعدوں کے رنگ میں ہے۔ اور نہ روحانی ترقیوں کی مثال اس کی ظاہری ترقی کی شکل میں ہو تو تم وید کا اتباع کس طرح کر سکتے ہو۔ غرض وید تو اس معیار سے بالکل الٰہی کتاب اور منجانب اللہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اب رہی عیسویت اس کی الہامی کتاب انجیل اور اس کا بانی مسیح ہے۔ انجیل بھی اخروی بشارتوں سے لبریز اور روحانی ترقی کے وعدوں سے بھری پڑی ہے۔ مگر ہم اطمینان اس صورت میں کر سکتے ہیں کہ اخروی وعدوں کے لئے دنیوی وعدے بطور شاہد ہوں۔ اور باطنی ترقیات کے لئے ظاہری ترقیات کے لئے ظاہری ترقیاں بطور گواہ۔ مگر عیسوی مذہب بھی ان دونوں باتوں سے عاری ہے نہ تو اس کی دنیوی بشارتیں جلوہ گر ہوئیں کہ ہم ان پر قیاس کر کے

اس کی اخروی بشارتوں پر ایمان لاویں۔ کوئی عیسائی ایک
بھی عظیم الشان بشارت پیش نہیں کرسکتا۔ ہاں ایسے نمونہ
بے شک پائے جاتے ہیں کہ بشارت دیگئی۔ اور وہ پوری نہ
ہوئی۔ جیساکہ مسیح نے اپنے بارہ حواریوں کو کہا کہ تم بارہ کے
بارہ میری آمد ثانی میں میرے ساتھ بارہ تختوں پر ہوگے۔
مگر اس بشارت کا عجیب حشر ہوا کہ تھوڑے دنوں بعد ان
بارہ میں سے ایک مرتد ہوگیا۔ اور تیس روپے کے بدلہ
مسیح جیسے شفیق اوستاد کو یہودیوں کے ہاں پکڑوا دیا۔ اور
پھر خودکشی کرلی۔ اور اس طرح پر اس نے وہ موعودہ تخت
خالی کردیا۔ یہ ہے عیسوی بشارت کا انجام۔ اب اس بشارت
کو دیکھ کر کون شخص اس کے اخروی وعدوں پر یقین کرسکتا
ہے۔ پھر اپنے متبعین کو کہا کہ روحانی سلطنت اور اخروی
حکومت کے تم وارث ہو۔ اس کے ثبوت میں مسیح نے حواریوں
سے وعدہ کیا کہ تمہاری اخروی حکومت کی یہ علامت ہے کہ
تم ظاہری حکومت حاصل کروگے۔ اور اس وعدہ پر مسیح
کو یہاں تک ایمان تھا کہ حواریوں کو فرمایا کہ کپڑے بیچ کر
تلواریں مول لے لو۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ اور تاریخ
کی کتابیں شاہد ہیں کہ یہ وعدہ محض خام خیالی تھا نہ مسیح کو
حکومت ملی اور نہ اس کے حواری صاحب حکومت ہوئے۔ اور
کوئی ایک شخص بھی جو مسیح پر ایمان لایا۔ اور اس کے متبعین
میں شامل ہوا۔ اور مسیح کے منہ سے یہ بشارت سنی کبھی
تخت حکومت پر متمکن نہ ہوا۔ اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں
کہ جس شخص کے وعدوں اور بشارتوں کا یہ حال ہے اس کے
کہنے سے ہم اخروی کامیابی پر کس طرح یقین کرسکتے ہیں؟
پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح نے روحانی ترقیات کا وعدہ کیا مگر
ہم کوئی نمونہ ترقی کا نہیں دیکھتے کوئی عیسائی ثابت نہیں کر
سکتا کہ فلاں بگڑی ہوئی قوم کو مسیح نے درست کیا۔ اور
فلاں ملک میں بے نظیر تبدیلی پیدا کی۔ اور فلاں زمانہ میں
ہزاروں آدمی اس صحبت سے اخلاق و عادات میں اعلیٰ
پایہ پر جا پہنچے۔ بلکہ یہ تو بڑی بات ہے۔ عیسائی صاحبان
زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ مسیح نے بارہ حواریوں کی
اصلاح کی اور بس۔ مگر میں کہوں گا کہ حواریوں کی بھی اصلاح
میں مسیح کامیاب نہیں رہا۔ یہودا اسکریوطی بھی آخر حواری
تھا۔ لیکن کیا وہ بھی اصلاح یافتہ تھا؟ پھر پطرس صاحب
بھی حواری تھے جن کو مسیح کے منہ سے شیطان کا خطاب
ملا تھا۔ اور جنھوں نے تین بار جان کے خوف سے مسیح کا
انکار کیا تھا۔ پھر باقی دس حواری ہی تھے۔ جو اڑے وقت
میں مسیح کے پاس ٹھہر بھی نہ سکے۔ اور صلیب کے موقعہ پر تتر
بتر ہوگئے۔ غرض ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح اور انجیل نے
روحانی ترقیات کا بے شک وعدہ کیا مگر ہم اس وعدہ کو
کس طرح تسلیم کریں۔ جب کہ ہم اس کا کوئی نمونہ مسیح کی زندگی
میں اور اس کی اصلاح میں نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد
اسلام کی باری آتی ہے۔ اسلام نے بھی اپنے متبعین
سے اخروی کامیابی کے وعدے کئے ہیں۔ مگر کیا صرف
اخروی ہی؟ ہرگز نہیں بلکہ اس نے اس کے ثبوت
میں بیسیوں دنیوی وعدے بھی کئے۔ اور وہ پورے
ہوئے۔ سینکڑوں بشارتیں دیں۔ اور وہ اپنے وقت
پر ظہور پذیر ہوئیں۔ اور اس طرح ان پورے ہونیوالے
وعدوں اور وقوع پذیر ہونیوالی بشارتوں نے ثابت کردیا
کہ جسطرح حضرت محمد رسول اللہ کے وعدے اور بشارتیں
اس دنیا میں پوری ہوئیں اسی طرح اخروی وعدے اور عقبیٰ کی
بشارتیں بھی بعینہٖ اپنے وقت پر پوری ہونگی۔ دیکھو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بشارت دی کہ تم قیامت کے
دن اپنے منکروں پر غالب ہوگے۔ اور اس جہان میں
خدا تعالیٰ تم کو تمہارے دشمنوں پر فوقیت دیگا۔ اور اس کا
یہ ثبوت ہے کہ اس دنیا میں تم باوجود تھوڑی تعداد میں ہونے
کے اور باوجود ظاہری بے سروسامانی کے پھر تم اپنے دشمنوں
پر غالب ہوگے۔ اور خدا تعالیٰ اس ورلی زندگی میں تم کو
تمہارے حریفوں پر فوقیت دیگا پھر جاننے والے جانتے
ہیں کہ بدر۔ احد۔ حنین اور فتح مکہ نے کس طرح کھلے کھلے
طور پر ان وعدوں کی تصدیق کی۔ اور واقعہ میں ثابت کردیا
کہ محمد رسول اللہ کی اخروی بشارت بھی ضرور پوری ہو کر
رہیگی۔ جیساکہ آپ کی دنیوی بشارت باوجود ہزاروں مخالفتوں
کے حرف بحرف پوری ہوئی۔ پھر رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تمہاری
روحانی حالت تمام لوگوں کی روحانی حالت سے بڑھ چڑھ کر
ہے۔ اور اس کا یہ ثبوت کہ تم میری تعلیم پر عمل کرکے ظاہری
طاقت اور قوت میں سب سے بڑھ جاؤگے۔ اور تمہارا یہ بڑھ
جانا دلالت کریگا کہ تم روحانی طور پر بھی سب سے بڑھے ہوئے
ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وعدے کا ظہور حضرت
عمرؓ کے ہاتھوں قیصر و کسریٰ جیسے زبردست قہار بادشاہوں
کی شکست اور ان کے خزائن اور مقبوضات مسلمانوں کے ہاتھ میں
آنے کے رنگ میں پورا ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئی کے صحابہ کا بے نظیر طور پر بڑی بڑی قوموں اور
زبردست سے زبردست سلطنتوں پر غلبہ حاصل کرلینا ثبوت ہے
اس بات کا کہ جو پیشگوئی مسلمانوں کے اخروی غلبے کے متعلق
رسول کریمؐ نے فرمائی ہے وہ بھی بعینہٖ پوری ہوگی پھر دوسرے پہلو
کو لو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوے کیا کہ میری تعلیم
پر چل کر تم روحانی ترقیات کروگے یہ ایک دعوے ہے اور جب تک
کوئی اس کی دلیل نہ ہو کبھی کوئی شخص اسے تسلیم نہیں کرسکتا
اسلئے ہم اس دعوے کے ثبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس بے نظیر تبدیلی کو پیش کرتے ہیں جو آپ نے مبعوث ہوکر
عرب میں کی وہ گرے ہوئے تھے انہیں ان کے قدموں پر کھڑا
کیا وہ جاہل تھے انہیں عالم بنادیا وہ پست ہمت تھے ان
میں بلند پروازی کی روح پھونک دی وہ کسی قوم کے
شاگرد ہونے کے قابل بھی نہ تھے انہیں تمام دنیا کا اُستاد
بنادیا۔ شراب اُن سے چھڑائی۔ جوئے کی علت ان سے
دور کی۔ لوٹ مار اور غارت گری سے انہیں باز رکھا لڑکیاں
زندہ گاڑنے کی قطعاً ممانعت کردیگئی۔ جب آپ ان میں مبعوث
ہوئے تو کوئی عیب نہ تھا جو ان میں موجود نہ ہو۔ مگر آپ
کی وفات نہیں ہوئی جب تک کہ آپ نے انہیں ایسا نہ کردیا
کہ کوئی عیب نہ تھا۔ جو انمیں پایا جاتا ہو۔ اور کوئی خوبی نہ تھی
جس سے وہ متصف نہ ہوں۔ غرض آپ نے ایسی بے نظیر
تبدیلی پیدا کی کہ گویا مُردوں کو زندہ کیا اور پھر مُردہ بھی
وہ جو صدیوں کا مرکھپ کر گل سڑ گیا ہو۔ پھر ایک دو نہیں
بلکہ ہزاروں لاکھوں۔ پس رسول کریمؐ کی اس بے نظیر
تبدیلی اور اس ترقی کو دیکھ کر ہم کو اطمینان ہوجاتا ہے کہ وہ
روحانی ترقی بھی جس کا رسول کریمؐ ہم سے وعدہ کرتے ہیں وہ
ضرور ہم کو حاصل ہوگی۔ کیونکہ ایک بے نظیر روحانی ترقی کا ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود اور صحابہ بلکہ کل عرب میں
مشاہدہ کرتے ہیں غرض اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ جو ثابت کرتی
ہے وہ کامل مذہب ہے ظاہری اور دنیوی اور اخروی ہر قسم
کی خوبیوں کا مجموعہ ہے مگر اور مذاہب صرف اخروی وعدوں۔۔۔۔
اور باطنی نشانوں تک محدود ہیں اور کوئی نمونہ اپنی صداقت کا پیش نہیں کرسکتے ۔ والحمد للہ رب العالمین ✦

پیر پرستی اور گدی پرستی

عیسائی مناد اور آریہ لیکچرار ہمیشہ سے ہم پر اعتراض کرتے چلے آئے ہیں کہ تم لوگ کعبہ پرست ہو ہمنے ہمیشہ جواب دیا ہے کہ ہم کعبہ پرست نہیں نہ اس کی پوجا کرتے ہیں نہ اس سے مرادیں طلب کرتے ہیں نہ اسے نفع و ضار مانتے ہیں۔ تم ہی بتاؤ کہ کونسی بات کعبہ پرستی کے متعلق ہم سے سرزد ہوتی ہے؟ کیا نماز کے وقت کعبہ کی طرف منہ کرنا کعبہ کی پرستش ہے؟ اگر اسی کا نام پرستش ہے تو پھر عدالتوں میں ججوں کے سامنے منہ کرنا اور شاگردوں کا استاد کی طرف رُخ کرنا۔ اور ہون کے وقت خوشبودار دھوئیں کی طرف مُنہ کرکے بیٹھنا اور گرجے میں عبادت کے وقت پادری صاحب کی طرف متوجہ ہونا کیوں نہ جج پرستی۔ استاد پرستی آتش پرستی اور پادری پرستی سمجھا جاوے۔ اور اگر ہر سال حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ اور سرزمین مکہ اور ارض حرم میں جمع ہونا ہی کعبہ پرستی اور مکہ پرستی کی دلیل ہے۔ تو پھر تمہارے گروکلوں کا اجتماع بلکہ تمام سالانہ جلسے گروکل پرستی قرار دینے چاہئیں کیا تم لوگ اپنی قومی ترقی کے لئے لاہور اور گوروکل میں سالانہ جلسے نہیں کرتے؟ اور اگر حجر اسود کو چومنا اس کی پرستش ہے تو پھر تمام آریہ اور عیسائی جو اپنے بیوی بچوں کو چومتے اور پیار کرتے ہیں۔ زن پرست اور اولاد پرست سمجھے جانے چاہئیں۔ غرض جس قدر بھی ہمنے اس مسئلہ میں تحقیق و تدقیق سے کام لیا کعبہ پرستی اور مکہ پرستی کا کوئی شائبہ تک اپنے میں نہ پایا اور جس بات کو معترضین پرستش کے نام سے موسوم کرکے ہمیں متہم کرتے ہیں۔ اس میں خود انہی کو مُبتلا پایا۔ اور خدا خدا کرکے ان سے پیچھا چھوٹا تھا کہ اس بات میں انکے نقش قدم پر چلنے والا ایک اور گروہ آن موجود ہُوا۔ اور کعبہ پرستی کی جگہ پیر پرستی کا الزام ہم پر قائم کرنے لگا وہ گروہ غیر مبائعین کی جماعت ہے۔ ان کے اخبار کا مشکل ہی سے کوئی پرچہ ایسا شائع ہوتا ہوگا جس میں وہ ہمیں پیر پرستی یا گدی پرستی کا ملزم نہ ٹھہراتے ہوں۔ ہمنے اس بارہ میں بہت غور کیا اور اپنے دل کو خوب ٹٹولا مگر الحمد للہ کوئی بات پیر پرستی اور گدی پرستی کی ہمنے اپنے میں نہ پائی۔ اور جس طرح ہمنے عیسائیوں اور آریوں سے مطالبہ کیا تھا کہ بتلاؤ تو سہی کونسی بات ہم میں کعبہ پرستی کی ہے۔ اسی طرح ہم غیر مبائعین حضرات سے التماس کرتے ہیں کہ فرماویں ہم میں کونسی وہ بات ہے جسے آپ پیر پرستی اور گدی پرستی سے تعبیر کرتے ہیں؟ کیا کسی شخص کو خلیفہ تسلیم کرنا پیر پرستی ہے۔ اگر یہ تو سب سے پہلے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ہی کو پیر پرستی کا بانی قرار دو جس نے "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" اور "یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض" فرماکر آدمؑ و داؤدؑ کو اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا۔ اور پھر آیت استخلاف نازل فرماکر بشارت دی کہ میں قیامت تک اُمت محمدیہ میں خلیفے بناتا رہونگا۔ پھر معاذ اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیر پرستی سکھانیوالا سمجھو۔ جنہوں نے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین فرماکر اپنی اُمت پر خلفاء اور انکے احکام کا تسلیم کرنا لازمی قرار دیا پھر تمام صحابہؓ (نعوذ باللہ) پیر پرست ہیں جنہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو یکے بعد دیگرے خلیفہ تسلیم کیا پھر مسیح موعود بھی معاذ اللہ پیر پرستی کے الزام سے بچ نہیں سکتے کیوں آپنے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور پھر حمامۃ البشریٰ (ص ۳۶ طبع اوّل) میں "او خلیفۃ من خلفائہ" کہکر اپنے خلفاء کی پیشگوئی فرمائی ہے پھر نور الدینؓ کو (جو تمہارے نزدیک مہدی موعود تھا) بڑا غالی پیر پرست ماننا چاہیئے کہ چھ سال تک اپنی خلافت پر زور دیتا رہا۔ اور احمدیہ بلڈنگز میں خلیفہ کے خلیفہ کی پیشگوئی کرکے اپنے بعد سلسلہ خلافت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور تمام غیر مبائعین پیر پرست ہیں کہ چھ برس تک ایک غیر مامور کو خلیفۃ المسیح خلیفۃ المسیح کہہ کہکر ان کا منہ خشک ہوتا رہا اور ایک لمبے عرصہ تک اسے خلیفہ تسلیم کرتے رہے۔ اب رہے مبائعین سو وہ بیچارے کس گنتی اور شمار میں ہیں جب اللہ اور اس کا رسول اور صحابہ اور مسیح موعود اور نور الدین سب کے سب غیر مبائعین کے معیار کے مطابق پیر پرست ہیں۔ تو مبائعین کو اس الزام کے قبول کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے "ہمہ یاراں در بہشت" پر اگر عمل ہو جاوے تو اس سے بڑھکر خوش نصیبی کیا ہوگی۔ اچھا خلافت نہ سہی اُسے جانے دو یہ بتاؤ کہ کیا کسی کی بیعت کرنا پیر پرستی ہے؟ اگر اسے ہی تم پیر پرستی کہتے ہو تو پھر پیر پرستی کا سب سے بڑا حامی تو خود ذات باری تعالیٰ کا وجود باجود ہے۔ جو "ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم" کے مطابق خود بیعت لیتا ہے پھر اس کے بعد پیر پرستی کا الزام نعوذ باللہ حضرت محمد مصطفےٰؐ پر لگاؤ جو فبایعھن کے ارشاد کی تعمیل میں عورتوں تک سے بیعت لیتے تھے پھر تو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ چاروں خلفاء اس پیر پرستی کے مرتکب ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم کی بیعت کی۔ اور پھر باقی صحابہ سے اپنے اپنے عہد خلافت میں بیعت لیتے رہے پھر تمام صحابہ پیر پرست ماننے پڑینگے۔ جنہوں نے اسلام لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور پھر مرتے دم تک کسی نہ کسی خلیفہ کی بیعت ہی میں رہے۔ اور دم واپسیں تک کوئی لحہ بھی ان پر ایسا نہیں گذرا جس میں وہ کسی نہ کسی خلیفہ کی بیعت میں داخل نہ رہے ہوں پھر تمام صوفیاء کرام پر اس پیر پرستی کا الزام لگاؤ جو بیعت کرتے اور لیتے بھی رہے۔ پھر اس چودھویں صدی کا حکم و عدل (نعوذ باللہ) پیر پرستی ہی سکھلانے آیا جس نے مبعوث ہوتے ہی بیعت کا اعلان کیا۔ اور ساری عمر لوگوں سے بیعت لیتا رہا۔ اور پھر وفات کے قریب وصیت کر گیا کہ اس پیر پرستی کو چھوڑ نہ دینا بلکہ میرے نام پر میرے بعد بھی لوگوں سے بیعت لیتے رہنا۔ پھر مسیح موعود کی وفات کے بعد ہمیں نور الدینؓ سلب نفس وجود غنیمت معلوم ہُوا۔ اور اس کے سایہ میں ہمیں نشو و نما کا موقعہ ملا مگر افسوس کہ وہ بھی (بمعیار غیر مبائعین) پیر پرست ہی نکلا۔ کیونکہ وہ خود کہتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے میں تین بزرگوں کی بیعت کر چکا ہوں۔ اور حضرت مرزا صاحب چوتھے بزرگ ہیں جن کی میںنے بیعت کی پھر اس پر طرہ یہ کہ آپ تو خیر بیعت کی ہی تھی اس پر غضب یہ کیا کہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد تمام احمدی جماعت سے اُس نے بیعت لی۔ اور جس نے بیعت نہ کی اس کی نسبت فاسق کا فتوےٰ دیا۔ پھر جب اس سے بیعت کی بابت پُوچھا گیا تو اُسنے جواب دیا کہ بیعت لینا میری خصوصیت نہیں بلکہ مامور کے سب خلفاء ایک حیثیت رکھتے ہیں سب کی بیعت کرنی چاہیئے پھر گھوڑے سے گرنے پر بے نفس نور الدینؓ ہی نے جماعت کو تحریری وصیت کی کہ میرے بعد میاں محمودؓ کی بیعت کرنا پھر اس پیر پرستی میں ترقی کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا کہ اگر جماعت امۃ الحفیظ کو بھی اپنا امام تجویز کرتی تو سب سے پہلے میں اس کی بیعت کرتا اور حضرت مرزا صاحب کی طرح

Digtized by Khilafat Library

اس کی اطاعت کرتا۔ پھر اگر بیعت کرنا ہی پیر پرستی ہے تو تمام غیر مبائعین پیر پرست ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کی۔ اور آپ کے بعد ایک غیر مامور کی بیعت میں چھ سال رہے۔ اگر تمہاری اصطلاح میں اسی کا نام پیر پرستی ہے تو ہمارا خدا ہمارا رسولؐ ہمارے پیارے صحابہؓ ہمارے واجب التعظیم صوفیاء ہمارا مقتدا مسیح موعودؑ اور ہمارا محسن نور الدینؓ سب کے سب پیر پرست ہیں اور ہمیں ایسی پیر پرستی دل وجان سے منظور ہے۔ آج تک کبھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ لوگ ہماری کس بات کو پیر پرستی اور گدی پرستی پر محمول کرتے ہیں۔ نہ خلافت پیر پرستی ہے اور نہ بیعت گدی پرستی۔ اچھا شاید قادیان کو ہمیشہ کے لئے مرکز سمجھنا اور یہاں سالانہ اجتماع کرنا اور فرصت نکال کر ایمان تازہ کرنے کے لئے یہاں آنا تمہارے خیال میں گدی پرستی ہے تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ایسی گدی پرستی تو ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ کہنے والے نے سکھائی۔ پھر اس گدی پرستی کا حکم قرآن مجید وللہ علی الناس حج البیت میں دیتا ہے۔ پھر یہی وہ گدی پرستی ہے جس کی تعلیم حضرت مسیح موعود الوصیت میں دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مقام اس انجمن (صدر انجمن) کا ہمیشہ کے لئے قادیان ہی ہونا چاہیئے۔ پھر اس گدی پرستی کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص قادیان کی سکونت اختیار نہیں کرتا یا اس کے دل میں یہاں کی سکونت کی تڑپ نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ پھر اس گدی پرستی کی بنیاد رکھتے ہوئے آپ اعلان کرتے ہیں کہ ہر سال دسمبر کی تعطیلوں میں ہر احمدی جو آسکتا ہے قادیان میں آئے۔ اور پھر اگر یہی گدی پرستی ہے تو نور الدینؓ بہ سخت گدی پرست تھا جس نے ہمیشہ کہا کہ اگر کوئی شخص مجھے ایک لاکھ روپیہ روزانہ دے تو بھی میں قادیان سے ایک دن کے لئے بھی باہر نہ جاؤں۔ پھر اس گدی پرستی کو تو مولوی محمد علی صاحب اپنے ضروری اعلان صـ۲ پر تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ایک جذبۂ عشق تھا جو مجھے یہاں کھینچ لایا

اور اگر کہو کہ مسیح موعود کی اولاد میں سے کسی کا خلیفہ ہونا پیر پرستی اور گدی پرستی کی بنیاد ہے۔ اور حضرت صاحب کے صاحبزادہ کے انتخاب کی وجہ سے تم لوگ ہمیں گدی پرست اور پیر پرست کہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس پیر پرستی اور گدی پرستی کا الزام سب سے پہلے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر آئیگا جو "انی جاعلک للناس اماما" کے جواب میں ومن ذریتی کہہ کر خدا کے حضور درخواست کرتے ہیں کہ میری اولاد لوگوں کی امام ہو پھر فرماتے ہیں۔ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم۔ یعنی اے خدا میری اولاد کی طرف لوگوں کے دل جھکا دے۔ پھر اگر اسی کا نام پیر پرستی اور گدی پرستی ہے تو ایسی پیر پرستی اور گدی پرستی کی بنیاد و حدث سلیمان داؤد کے مطابق داؤد کے گھرانے میں سلیمان جیسے اولو العزم نبی کے ہاتھوں پڑ چکی ہے پھر یہی وہ گدی پرستی ہے جس کے لئے ذکریا روز وشب دعائیں مانگتے تھے اور عرض کرتے ہیں کہ ھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب۔ یعنی اے میرے خدا مجھے ایسا بیٹا عطا کر جو میرا خلیفہ ہو۔ پھر اس پیر پرستی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو یہ میرے بعد نبی ہوتا پھر اس گدی پرستی کی پیشگوئی کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں کہ یتزوج ویولد لہ جس کی تشریح حقیقۃ الوحی میں حضرت نے یوں بیان فرمائی ہے کہ مسیح موعود کا ایک بیٹا آپ کا جانشین ہوگا۔ پھر اگر اسی کا نام گدی پرستی ہے تو نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کو جہاں سے جلا دو جس میں اس گدی پرستی کی خوشخبری "پسرش یادگارش بینم" کہکر دیگئی ہے۔ پھر خود مسیح موعود پر الزام لگاؤ کہ انہوں نے

یہ مرجع شہاں ہوں

وغیرہ وغیرہ بہت سی دعائیں مانگ کر گدی پرستی اور پیر پرستی کی بنیاد قائم کی۔ پھر نور الدین کو سو جس نے مسیح موعود کی وفات کے بعد بلاغ میں خلافت کے لئے سب سے پہلے حضرت میاں صاحب کو پیش کیا اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں مدت سے اس بات کی فکر میں تھا کہ میاں صاحب اپنی دینی تعلیم حاصل کرلیں کہ مسیح موعود کے بعد خلیفہ ہو سکیں پھر اس پیر پرستی کا اظہار گھوڑے سے گرنے پر کیا جبکہ وصیت میں لکھ دیا کہ تمام جماعت حضرت میاں صاحب کی بیعت کرے پھر یہی وہ گدی پرستی ہے جس کے متعلق حضرت مولوی صاحب نے ایک جلسہ میں فرمایا کہ اگر حضرت صاحب کی چھوٹی صاحبزادی کو جماعت اپنا امام تجویز کرتی تو سب سے پہلے میں اس کی بیعت کرتا۔ سو اگر اسی کا نام پیر پرستی اور گدی پرستی ہے تو ہم اس پر خوش ہیں کیونکہ اس کا احسان جتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جعل فی ذریتہ النبوۃ۔ اور اگر خلیفۃ المسیح کی طرف دعا کے لئے خط لکھنا اور حضرت کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانا پیر پرستی ہے تو یہ پیر پرستی صحابہ میں بھی تھی جو رسول کریم کے حضور دعا کی درخواست کرتے تھے پھر تمام صوفیاء اس پیر پرستی کا شکار ہیں جو اپنے اپنے پیشواؤں سے دعا کی التجا کرتے رہے پھر حضرت مسیح موعود نے اس پیر پرستی کو رواج دیا۔ اور مریدوں کی درخواست دعا پر انہیں کبھی نہیں روکا بلکہ ہمیشہ فرمایا کہ دعا کے لئے یاد دلاتے رہا کرو۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول پیر پرست ہیں جنھوں نے بار ہا حضرت امام کے حضور دعا کی درخواست کی۔ اور خلافت کے زمانہ میں فہرست بنوا بنوا کر لوگوں کے لئے دعا کرتے رہے پھر تمام غیر مبائعین پیر پرست ہیں جو حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد حضرت مولوی نور الدینؓ کی طرف دعا کے لئے خط پر خط لکھتے رہے۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب خصوصاً پیر پرست ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مولوی صاحب کی بیعت آپ کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے کی تھی جیسا کہ وہ "ایک نہایت ضروری اعلان" کے صفحہ ۱۰ پر رقمطراز ہیں :-

"یہ بیعت اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق کو بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم وفضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے کی تھی۔"

غرض میں نے جہاں تک غور کیا ہے کوئی بات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کرنے والوں میں پیر پرستی اور گدی پرستی نظر نہیں آتی۔ لیکن پیغام صلح کے قریباً ہر پرچے میں ہمیں پیر پرست اور گدی پرست کہا جاتا ہے میں انکے اخبار کے ایڈیٹ کرنیوالوں اور مضمون نگاروں سے پوچھتا ہوں کہ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتاؤ کہ ہم میں وہ کونسی بات ہے جسے آپ لوگ گدی پرستی اور پیر پرستی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ خدارا جھوٹے الزام مت لگاؤ اور لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ کا الٰہی فرمان یاد رکھو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ٭